ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
وفاءِ خلافت
نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ
نصرت دین
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

جنوری 2024ء

مؤرخہ 15ر اکتوبر 2023ء کو زیر صدارت مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ تربیتی کیمپ ضلع موگا اور فیروز پور (پنجاب) کے اسٹیج کا منظر مکرم یوسف انور صاحب قائد وقفِ جدید بھی دیکھے جا سکتے ہیں

مؤرخہ 24 ستمبر 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ دہلی کے اختتام پر گروپ فوٹو

مؤرخہ 10ر دسمبر 2023ء کو دھڑے والی میں منعقدہ تربیتی کیمپ ضلع گورداسپور میں صدارتی خطاب کرتے ہوئے مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی جبکہ مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت، مکرم مبشر احمد خادم صاحب امیر ضلع گورداسپور بھی دیکھے جا سکتے ہیں

مؤرخہ 10ر دسمبر 2023ء کو دھڑے والی میں منعقدہ تربیتی کیمپ ضلع گورداسپور (پنجاب) کے اختتام پر گروپ فوٹو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصار اللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اِس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز مَیں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

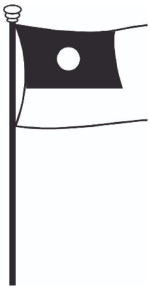

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22 | صلح 1403 ہجری شمسی ۔ جنوری/2024ء | شمارہ:1

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے 2023ء	11
نئے سال کی آمد واستقبال اور قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری ذمہ داریاں	19
سردیوں میں قبض کی بڑھتی پریشانی اور اس سے راحت کے طریق	23
منظور شدہ مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال 2024ء	25
مُبارک سالِ نو پھر ہو!!	27
اخبار مجالس	28

نگران:

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر

محمد ابراہیم سرور
فون:97811 56535

مجلس اِدارت

ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر

طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر

عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ -/250 روپئے۔فی پرچہ -/50 روپئے

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبد اللہ

آن لائن ایڈیشن: مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نیا سال اور محاسبہ نفس کے اہم سوالات

عام طور پر دنیا میں انگریزی (گریگورئین) کیلنڈر کا استعمال زیادہ ہونے کی وجہ سے سب اس کو سمجھتے ہیں۔ یہ سال یکم جنوری سے شروع ہو کر 31 ردسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس موقع پر محاسبہ نفس کیلئے اہم سوالات کی طرف ہم احمدیوں کو توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے۔ اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ ❁ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا۔ بتوں اور سورج چاند کو پوجنے کا شرک نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ شرک جو اعمال میں ریاء اور دکھاوے کا شرک ہے۔ وہ شرک جو مخفی خواہشات میں مبتلا ہونے کا شرک ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 800-801۔ حدیث محمود بن لبید حدیث نمبر 24036۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)

❁ کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا۔ ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہو گئی تھیں۔

❁ پھر اس کے بعد یہ سوال ہے کہ کیا ہمارا سال جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرا ہے؟

❁ پھر یہ سوال ہے۔ کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دُور رکھا ہے جن سے گندے خیالات دل میں پیدا ہو سکتے ہوں۔ یعنی آجکل اس زمانے میں ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے۔ ❁ پھر سوال یہ ہے جو ہم نے اپنے آپ سے کرنا ہے کہ کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے۔ یعنی ظلم کرنے سے بچا کے رکھا ہے۔

❁ پھر سوال یہ کرنا ہے کہ کیا ہم نے ہر قسم کی خیانت سے اپنے آپ کو پاک رکھا ہے؟ پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟ ❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر قسم کے باغیانہ رویّے سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں؟ ❁ پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟

❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم پانچ وقت نمازوں کا التزام کرتے رہے ہیں۔ ❁ پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا نماز تہجد پڑھنے کی طرف ہماری توجہ رہی۔ ❁ پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں یا کرتے ہیں۔ ❁ پھر سوال ہم نے یہ کرنا ہے کہ کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟

❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جانے والا کام ناقص رہتا ہے، بے برکت ہوتا ہے، بے اثر ہوتا ہے۔

❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم اپنوں اور غیروں سب کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں؟ کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچی رہی ہیں؟ کیا ہم عفو اور درگزر سے کام لیتے رہے ہیں؟ کیا عاجزی اور انکساری ہمارا امتیاز رہا ہے۔ کیا خوشی غمی تنگی اور آسائش ہر حالت میں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں۔

بقیہ: صفحہ 18 پر دیکھیں

القرآن الكريم

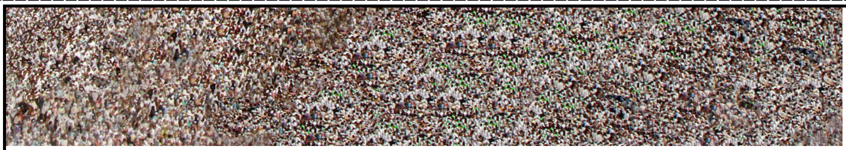

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ‌ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ○

(الحشر:19)

ترجمہ:اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ:(اَلۡكَيِّسُ مَنۡ دَانَ نَفۡسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعۡدَ الۡمَوۡتِ وَالۡعَاجِزُ مَنۡ أَتۡبَعَ نَفۡسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ). قَالَ:هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. قَالَ وَمَعۡنَى قَوۡلِهِ:(مَنۡ دَانَ نَفۡسَهُ). يَقُولُ حَاسَبَ نَفۡسَهُ فِي الدُّنۡيَا قَبۡلَ أَنۡ يُحَاسَبَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ۔

سنن الترمذی) کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ منه)

ترجمہ:ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَلۡكَيِّسُ مَنۡ دَانَ نَفۡسَهُ حقیقی دانا وہ شخص ہے جو اپنا محاسبہ نفس (ساتھ ساتھ) کرتا چلا جاتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے نیک اعمال بجالاتا چلا جاتا ہے۔ وَالۡعَاجِزُ: اور ناکارہ بے بس ہے وہ شخص جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے، اور اللہ سے امید لگاتا ہے۔

چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی

”رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء وقدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو، بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11 تا 12)

گزارشات
از صدر مجلس

موازنہ مجالس کے عرصہ رپورٹ میں تبدیلی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موازنہ مجالس کیلئے مقررہ عرصہ رپورٹ میں تبدیلی فرمائی ہے۔ اس تبدیلی کو تمام ناظمین اور زعماء کرام کو مدّ نظر رکھنا ہوگا۔

اس سے قبل گزشتہ سال کے ماہِ جولائی سے رواں سال کے ماہِ جون تک موازنہ مجالس کیلئے عرصہ رپورٹ مقرر تھا۔ اَب جنوری تا دسمبر ایک سال کا پورا عرصہ رپورٹ کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔

ماہِ جولائی تا ماہِ جون تک عرصہ رپورٹ ہونے کی وجہ سے گزشتہ سال کے ناظم یا زعیم کی طرف سے اگر کچھ کمی رہ جاتی تھی تو اُس کا نقصان رواں سال کے ناظم یا زعیم کی کارکردگی کو متاثر کرتا تھا۔ لیکن اَب ایسا نہیں ہوگا۔ چونکہ ناظم یا زعیم مجلس کی پورے سال کی کارکردگی کی رپورٹیں موازنہ میں پیش ہوا کریں گی۔ اس لحاظ سے موجودہ ناظم یا زعیم خواہ پرانے ہوں یا نئے دونوں کو بہتر رنگ میں محنت کرکے رضائے الٰہی کے ساتھ ساتھ موازنہ مجالس میں انعام بھی حاصل کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

یوں تو ہمارا اصل مقصد نیکیوں میں مسابقت کی روح کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ:149) یعنی اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کرکے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس آیت میں انسان کی ذاتی اور جماعتی وقومی زندگی میں ترقی کا رہنما اصول بیان ہوا ہے اور وہ ہر نیکی اور اچھائی کے میدان میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی نصیحت و تلقین اور عمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سابق بالخیرات بننا چاہئے ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندا ہوجاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزہ ہوجاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو۔ مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کرسکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہئے۔ ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا۔ اور اس طرح سے انسان بے نور ہوجاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آخر کار بعض اوقات ارتداد (دین سے پھر جانا) ہوجاتا ہے۔ اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہوجاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 456)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن کا کام ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے۔ پس ہمیں اُن باتوں کی تلاش بھی کرنی پڑے گی جن کو خدا تعالیٰ نے خیرات اور نیکیوں میں شمار فرمایا ہے کیونکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے اور جو ترقی ہمیں خدا تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے سے روکتی ہے، جو ترقی ہمیں دین کے حق ادا کرنے سے روکتی ہے وہ ترقی ہمیں خدا تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے سے روکتی ہے، جو ترقی ہمیں دین کے حق ادا کرنے سے روکتی ہے وہ ترقی نہیں بلکہ جہالت ہے۔“

(اختتامی خطاب بر موقع سالانہ اجتماعات خدام الاحمدیہ جرمنی و برطانیہ ۲۰۱۱)

تمام ناظمین وزعماء کرام ماہِ جنوری سے ہی لائحہ عمل کے مطابق پروگرام کروائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ

ماہِ نومبر 2023ء

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 3/نومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
تحریکِ جدید کے 90ویں سال کا اعلان، دفترششم کا اجراء

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ و سورۃ آل عمران کی آیت 93 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ☆اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ نیکی کے اعلیٰ معیار اس وقت ہی حاصل ہوتے ہیں جب تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ خرچ کرو جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامُراد ہو سکتے ہو۔

☆ یہ وہ مال خرچ کرنے کا ادراک ہے جو حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ جماعت پر اور ہر احمدی پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ آج کل دنیا کے معاشی حالات خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ترقی پذیر کا خاص طور پر اور ترقی یافتہ ممالک کا بھی اب وہ حال نہیں رہا۔ روس اور یوکرین کی جنگ نے بھی حالات کافی خراب کر دیے ہیں۔ پھر ان ملکوں کے سیاستدانوں کی کرپشن نے بھی بُرے حالات کر دیے ہیں لیکن اس کے باوجود احمدی اپنی مالی قربانی میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

☆ نومبر کے پہلے ہفتے میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے تو تحریک جدید کے حوالے سے ہی میں واقعات پیش کروں گا۔ صدر لجنہ ضلع لاہور نے لکھا کہ ایک مجلس میں تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ دلائی تو غربت کے باوجود عورتوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔ نقد اور زیور کی صورت میں کئی لاکھ روپے دے دیے۔ غریب لوگ ہیں جو اپنا پیٹ کاٹ کر چندہ دیتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نواز بھی دیتا ہے۔ امیر لوگ بھی سبق سیکھیں اور اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھائیں۔ حضور انور نے قربانی کرنے والوں کی چند مثالیں پیش کرنے کے بعد فرمایا آج پھر 19 سال پورے ہونے پر میں دفترششم کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اب نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی اور نئے پیدا ہونے والے بچے بھی دفترششم میں شامل ہوں گے۔

☆اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب میں نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ تحریکِ جدید کا نواسیواں (89) سال 31/اکتوبر کو اختتام پذیر ہوا اور اب ہم نوے ویں (90) سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ ☆تحریکِ جدید کے 89 سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالم گیر کو دورانِ سال 17.20/ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں 7/لاکھ 49/ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ ☆ دنیا کی پہلی دس پوزیشنیں: جرمنی، برطانیہ، کینیڈا، امریکہ، مڈل ایسٹ، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، مڈل ایسٹ، گھانا۔ ☆ انڈیا کے دس صوبہ جات: کیرالہ، تامل ناڈو، کرناٹک، تلنگانہ، جموں اور کشمیر، اڈیشہ، پنجاب، بنگال، دہلی، مہاراشٹرا۔ ☆ قربانی کے لحاظ سے دس جماعتیں: کوئمبٹور، قادیان، حیدرآباد، کالی کٹ، منجیری، میلا پالم، بنگلور، کلکتہ، کیرولائی، کیرنگ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 10 رنومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے
آنحضرتؐ کی سیرت کے بعض واقعات کا تذکرہ نیز مظلوم فلسطینیوں کیلئے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ☆ آنحضرتؐ کی سیرت کے حوالے سے بدر کے فوری بعد کا مَیں ذکر کر رہا تھا۔ دو ہجری کے واقعات میں ایک جنت البقیع کے قیام کا ذکر ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں یہود اور دیگر قبائل سب کے اپنے اپنے قبرستان تھے۔ جب رسول اللہؐ مدینے پہنچے تو مسلمانوں کے لیے علیحدہ قبرستان کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ بقیع الغرقد کے قبرستان کو مسلمانوں کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس قبرستان میں سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعونؓ مدفون ہوئے۔

☆ آنحضرتؐ کو یہ اطلاع ملی کہ غطفان کی شاخ بنی ثعلبہ اور بنو محارب مسلمانوں کے خلاف ایک مقام پر جمع ہو رہے ہیں۔ اس پر آنحضرتؐ ساڑھے چار سو صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ماہ ربیع الاول تین ہجری میں یہ غزوہ پیش آیا۔ جب مسلمانوں نے مشرکین کی جانب پیش قدمی کی تو انہوں نے مقابلہ نہ کیا بلکہ اردگرد کے پہاڑوں پر چڑھ گئے۔ اسی موقع پر وہ مشہور واقعہ پیش آیا کہ جب آنحضرتؐ ایک درخت کے سائے میں استراحت فرما رہے تھے اور صحابہؓ اپنے کاموں میں مشغول تھے تو ایسے میں ایک شخص نے آپؐ پر تلوار سونت لی تھی۔ اس شخص نے پوچھا کہ اے محمد! اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ۔ تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔

☆ اس غزوہ میں ایک واقعہ حضرت رقیہؓ کی وفات اور حضرت ام کلثومؓ کی شادی کا بھی ہے۔ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد جب حضورؐ حضرت عثمانؓ سے ملے تو انہیں فرمایا کہ اللہ نے ام کلثومؓ کا نکاح رقیہ جتنے حق مہر اور حسنِ سلوک پر تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔ شادی کے تین دن بعد حضورِ اکرمؐ ام کلثومؓ کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ اے میری پیاری بیٹی! تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ اس پر ام کلثومؓ نے کہا کہ عثمانؓ بہترین شوہر ہیں۔ حضرت ام کلثومؓ نو ہجری میں بیمار ہو کر وفات پا گئی تھیں۔ حضورِ اکرمؐ نے حضرت ام کلثومؓ کی وفات پر فرمایا کہ اگر میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو مَیں اس کی شادی بھی عثمانؓ سے کروا دیتا۔

☆ ایک سریہ بنوسلیم ہے۔ آنحضرتؐ کو اطلاع ملی تھی کہ بنوسلیم کی بڑی تعداد مسلمانوں کے خلاف جمع ہے۔ اس پر آنحضرتؐ تین سو صحابہؓ کے ہمراہ چھ جمادی الاولیٰ کو روانہ ہوئے۔ راستے میں بنوسلیم کا ایک آدمی ملا جس نے بتایا کہ بنوسلیم منتشر ہو گئے ہیں۔ تحقیق کرنے پر اس شخص کی اطلاع درست ثابت ہوئی۔ چنانچہ آنحضرتؐ واپس لوٹ آئے اور جنگ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔

☆ ایک سریہ زید بن حارثہ ہے۔ ایک دن صفوان بن امیہ نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ مسلمانوں نے ہمارا تجارتی مرکز شام تک جانا بند کر دیا ہے۔ ایک شخص نے مشورہ دیا کہ ساحل سمندر کا راستہ چھوڑ کر عراق کی طرف سے شام جایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ راستے کو جاننے والے ایک شخص کی مدد سے صفوان بن امیہ نے روانہ ہونے کا فیصلہ کیا اور قافلے نے تیاری شروع کر دی۔ یہ سریہ جمادی الآخر تین ہجری میں پیش آیا۔ یہ خبر حضورؐ تک پہنچ گئی۔ آپؐ نے ایک سو شہ سواروں کو حضرت زید بن حارثہؓ کی سربراہی میں روانہ فرمایا۔ یہ حضرت زیدؓ کا پہلا سریہ تھا جس میں آپ بطور امیر روانہ ہوئے اور کامیاب واپس لوٹے۔

☆ حضورِ انور نے فرمایا کہ ان تجارتی قافلوں کو اس لیے روکا جاتا تھا کیونکہ ان قافلوں سے ہونے والا نفع پھر مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا تھا۔ ان قافلوں کو روکنا اُس دور میں ایسے ہی تھا جیسے آج کل مختلف ممالک پر اقتصادی پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔

☆ اس وقت مَیں فلسطین کے لیے دوبارہ دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ اب کم از کم اتنا ہوا ہے کہ بعض لوگ ڈرتے ڈرتے ہی سہی لیکن اس ظلم کے خلاف بولنا شروع ہوئے ہیں۔ بلکہ اب تو بعض یہودیوں نے بھی اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی ہے اور اپنی حکومت سے کہا ہے کہ کیوں ہمیں بھی بدنام کرتے ہو۔ اکثر بڑی حکومتیں اور سیاست دان بھی فلسطینیوں کے جانی نقصان کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ ان کے اپنے مفادات ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ایک مدت تک ہی ڈھیل دیتا ہے۔ پھر یہ دنیا ہی نہیں بلکہ اگلا جہان بھی ہے، اس دنیا میں بھی پکڑ ہو سکتی ہے اور اگلے جہان میں بھی ضرور پکڑ ہو گی۔ بہرحال ہمیں مظلوم فلسطینیوں کیلئے بہت دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان مظالم سے نجات دے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 17/نومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے
آنحضرتؐ کی سیرت کے بعض واقعات کا تذکرہ نیز مظلوم فلسطینیوں کیلئے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبے کے آخر پر فرات بن حیان کے قبول اسلام کا ذکر ہوا تھا۔ وہ گرفتار ہو کر قیدیوں میں تھا۔ غزوہ بدر کے روز بھی وہ زخمی ہوا تھا لیکن کسی طرح قید سے بھاگ نکلا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اُسے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اب تو اپنے طرز عمل کو بدلو اور مسلمان ہو جاؤ۔ فرات بن حیان حضرت ابوبکرؓ کی بات سن کر رسول اللہؐ کی طرف چل پڑا اور ایک انصاری دوست کے پاس سے گزرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔ اُس انصاری نے رسول اللہؐ کو کہا کہ اس نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ آپؐ نے اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ اب اگر یہ کہتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرلیا ہے تو پھر یہ اس کا اور اللہ کا معاملہ ہے اور اس بات پر نبی کریمؐ نے اسے رہا کر دیا۔

جمادی الآخر کے مہینے میں آنحضرتؐ کو اطلاع موصول ہوئی کہ قریش کا ایک قافلہ نجدی راستے سے گزرنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کے ملتے ہی زید بن حارثہؓ کی سرداری میں اپنے اصحاب کا ایک دستہ روانہ فرمادیا۔ زیدؓ نے نہایت ہوشیاری سے اپنے فرض کو ادا کیا اور نجد کے مقام قَرْدَہ میں ان کو جادبایا۔ اس اچانک حملے سے گھبرا کر قریش کے لوگ مال ومتاع چھوڑ کر بھاگ گئے۔ زید بن حارثہؓ اور ان کے ساتھی کثیر مالِ غنیمت کے ساتھ بانیل ومرام واپس مدینے آ گئے۔

ایک واقعہ کعب بن اشرف کے قتل کا ہے جو مدینے کے سرداروں میں سے تھا اور آنحضرتؐ کے معاہدے میں شامل تھا۔

بعد میں اس نے فتنہ پھیلانے کی کوشش کی جس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ بخاری میں درج ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعب بن اشرف سے کون نمٹے گا؟ اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کو سخت دکھ دیا ہے۔

محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں اُسے مار ڈالوں گا۔ وہ ایک عذر بنانے کی خاطر کعب کے پاس آئے اور کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے صدقہ مانگتے ہیں اور ہمیں مشقت میں ڈال دیا ہے۔ میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم سے اُدھار لوں۔ کعب نے کہا کہ وہ دن دُور نہیں جب تم اس شخص سے بیزار ہو کر اُسے چھوڑ دو گے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ ہم نے اُس کی پیروی اختیار کرلی ہے اس لیے ہم اُسے نہیں چھوڑ سکتے۔ کعب نے کہا کہ پھر اپنی عورتیں یا بیٹے میرے پاس رہن رکھ دو۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ یہ ناممکن ہے البتہ ہم اپنی زرہیں رہن رکھ سکتے ہیں۔ اس پر کعب راضی ہوگیا اور محمد بن مسلمہؓ اور اُن کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے آئے۔ جب رات ہوئی تو یہ واپس کعب کے مکان پر پہنچے اور اُسے اُس کے گھر سے نکال کر ایک طرف کو لے آئے۔ تھوڑی دیر بعد محمد بن مسلمہؓ یا ان کے کسی ساتھی نے کسی بہانے سے کعب کے سر پر ہاتھ ڈالا اور نہایت پُھرتی کے ساتھ اُس کو قابو کر کے اُسے قتل کر دیا۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو یہودیوں کے ایک وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہمارا سردار اس طرح قتل کر دیا گیا ہے۔ آنحضرتؐ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی، تحریک جنگ، فتنہ انگیزی، فحش گوئی اور اپنے متعلق اُس کی سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے اور اُن کی رضا مندی کے ساتھ آئندہ کے لیے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا۔ یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن وامان کے ساتھ رہنے اور فتنہ وفساد کے طریقوں سے بچنے کا از سرنو وعدہ کیا۔

تاریخ میں کسی جگہ مذکور نہیں کہ اس کے بعد یہودیوں نے کبھی کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کر کے مسلمانوں پر الزام قائم کیا ہو کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے تھے کہ کعب اپنی مستحق سزا کو پہنچا ہے۔

بعض مؤرخین اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے یہ ایک ناجائز قتل کروایا لیکن واضح ہو کہ یہ ناجائز قتل نہیں تھا کیونکہ کعب بن اشرف آنحضرتؐ کے ساتھ باقاعدہ امن کا معاہدہ کر چکا تھا اور مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنا تو در کنار رہا اُس نے اس بات

کا عہد کیا تھا کہ وہ بیرونی دشمن کے خلاف مسلمانوں کی امداد کرے گا اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے گا لیکن اُس نے مسلمانوں سے غداری کی اور مدینہ میں فتنہ وفساد کا بیج بو کر جنگ کی آگ مشتعل کرنے کی کوشش کی اور آنحضرتؐ کے قتل کے منصوبے کیے۔اس کے جرموں کا مجموعہ ایسا تھا کہ اس کے خلاف یہ تعزیری قدم اُٹھایا گیا۔ چنانچہ آج کل کے مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت، عہد شکنی، اشتعال، جنگ اور سازش کے مجرموں کو سزا دی جاتی ہے تو پھر اعتراض کس چیز کا؟ پھر آج کل فلسطین اور اسرائیل کے درمیان اس سے بھی بڑھ کر ہو رہا ہے جو کوئی لحاظ سے جائز بھی نہیں۔

دوسرا سوال خاموشی سے اس کے قتل کے طریق کا ہے۔عرب میں اُس وقت ہر شخص اور قبیلہ آزاد اور خود مختار تھا۔ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کر کے باقاعدہ قتل کا حکم حاصل کیا جاتا؟ معاہدہ کی رُو سے آنحضرتؐ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جملہ تنازعات اور اُمورِ سیاسی میں جو فیصلہ مناسب خیال کریں صادر فرمائیں۔

اس عرصہ میں حضرت حفصہؓ کی دوسری شادی بھی ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام حفصہؓ تھا۔ وہ ایک مخلص صحابی خنیس بن حذافہؓ کے عقد میں تھیں جو جنگ بدر سے واپس آ کر ایک بیماری سے جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔شعبان ۳رہجری میں حضرت حفصہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آ کر حرم نبویؐ میں داخل ہو گئیں۔اُن کی وفات کم وبیش تریسٹھ سال کی عمر میں ۴۵رہجری میں ہوئی۔

۲رہجری کے واقعات میں حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا ذکر گزر چکا ہے۔اُن کے ہاں رمضان ۳رہجری میں یعنی نکاح کے دس ماہ بعد ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام آنحضرتؐ نے حسنؓ رکھا اور جن کے متعلق ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ میرا یہ بچہ سیّد یعنی سردار ہے اور ایک وقت آئے گا کہ خدا اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔چنانچہ اپنے وقت پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

حضور انور نے خطبہ کے اختتام پر فلسطین کے مسلمانوں کیلئے دعا کی مکرر تحریک فرمائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 24رنومبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض اور اس زمانہ کو مصلح کی ضرورت

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں بے شمار جگہوں پر اپنے آنے کی غرض اور اس زمانے میں کسی مصلح کے آنے کی ضرورت کا بیان فرمایا ہے۔

حضورؑ نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنا عین وقت کی ضرورت تھا۔آپؑ فرماتے ہیں کہ اتمام حجت کے لیے مَیں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راست بازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملے سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔سوائے حق کے طالبو! سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کے لیے آسمانی مدد کی ضرورت ہے۔اسی طرح کسی آنے والے کی صداقت کو پرکھنے کا معیار بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: کسی شخص کے سچا ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کی کھلی کھلی خبر کسی آسمانی کتاب میں موجود بھی ہے۔اگر یہ شرط ضروری ہے تو کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہوگی۔اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانے کی ضرورت دیکھی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ مقرر کردہ وقت پر آیا ہے کہ نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمنوں نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب بھی دیا گیا یا نہیں۔

جب یہ تمام باتیں پوری ہو جائیں تو مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے ورنہ نہیں۔اب صاف ظاہر ہے کہ زمانہ اپنی زبانِ حال سے فریاد کر رہا ہے کہ اس وقت اسلامی تفرقہ کے دُور کرنے کے لیے اور بیرونی حملوں سے اسلام کو بچانے کے لیے اور دنیا میں گم گشتہ

روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے۔ جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑوں کو پانی دیوے اوراس طرح پر بدی اور گناہ سے چھڑا کرنیکی اور راستبازی کی طرف رجوع دیوے۔ سوعین ضرورت کے وقت پر میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ مَیں خیال نہیں کرسکتا کہ بجز متعصب کے کوئی اس سے انکار کرسکے۔ اور دوسری شرط یعنی یہ دیکھنا کہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے کہ نہیں، یہ شرط بھی میرے آنے پر پوری ہوگئی۔ کیونکہ نبیوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ جب چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہوگا تب وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ سو قمری حساب کی رو سے چھٹا ہزار جو حضرت آدم کے وقت سے لیا جاتا ہے مدت ہوئی جو ختم ہو چکا ہے اور شمسی حساب کی رو سے چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہے۔ ماسوائے اس کے ہمارے نبی نے فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا جو دین کو تازہ کرے گا اور اب اس چودھویں صدی میں سے اکیس سال گزر چکے ہیں اور بائیسواں گزر رہا ہے۔ کیا یہ اس بات کا نشان نہیں کہ مجدد آ گیا ہے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ غیر لوگ مانیں یا نہ مانیں، ہمارے مخالفین حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کو تسلیم کریں یا نہ کریں۔ لیکن یہ تو خود بھی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام میں کسی مہدی اور مصلح کی ضرورت ہے جو اسلام کی کشتی کو سنبھالے۔ لیکن جو آنے والا ہے، جو پیش گوئیوں کے مطابق آیا، جو وقت کی ضرورت کے مطابق آیا، اس کو ماننے کو تیار نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف دعویٰ ہی پیش نہیں کیا بلکہ اس دعوے کے ساتھ بے شمار نشانات بھی ظاہر فرمائے ہیں۔ ایک جگہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آج سے تئیس برس پہلے براہین احمدیہ میں الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے کو مٹا دیں اور ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر مَیں اس سلسلے کو بڑھاؤں گا اور کامل کروں گا اور وہ ایک فوج ہو جائے گی اور قیامت تک ان کا غلبہ رہے گا اور مَیں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک شہرت دوں گا اور جوق در جوق لوگ دُور سے آئیں گے اور ہر ایک طرف سے مالی مدد آئے گی اور مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ تیاری آسمان پر ہو رہی ہے۔

اب دیکھو! کس زمانے کی یہ پیش گوئی ہے جو آج پوری ہوئی جو آنکھوں والے ہیں ان کو دیکھ رہے ہیں مگر جو اندھے ہیں ان کے نزدیک ابھی تک کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بھی جماعت احمدیہ کی ترقی اور لوگوں کا لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہونا، قربانیوں میں بڑھنا آپؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔

آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں آپؑ کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ جہاں آپؑ کے پیغام کی وجہ سے سعید روحوں کو اسلام کی طرف توجہ پیدا نہ ہوئی ہو۔ بلکہ بعض جگہ ایسے واقعات ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے خود لوگوں کی راہ نمائی فرمائی اور وہ جماعت میں شامل ہوئے۔ مخالفین کی مخالفت کے باوجود افراد جماعت کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے مضبوط فرمایا اور فرماتا چلا جا رہا ہے۔ آج بھی جو ہم یہ الٰہی تائیدات کے نظارے دیکھ رہے ہیں یہ ایک احمدی کے لیے مضبوطیٔ ایمان کا ذریعہ ہیں۔

اس کے بعد حضورِانور نے دنیا بھر سے سعید فطرت لوگوں کے قبولِ حق اور ایمان وایقان میں ترقی کے مختلف واقعات بیان فرمائے۔

بعدۂ حضورِانور نے فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ فلسطینیوں کے لیے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس ظلم سے نجات دے۔ کہتے ہیں کہ اب چند دن کے لیے جنگ بندی ہے تاکہ ضروریاتِ زندگی کی مدد پہنچ سکے۔ مگر اس کے بعد کیا ہوگا؟ مدد پہنچا کر پھر ان کو ماریں گے؟ اسرائیل کی حکومت کے ارادے تو خطرناک لگتے ہیں۔ بڑی طاقتیں بظاہر ہمدردی کی باتیں تو کرتی ہیں، لیکن انصاف کرنا نہیں چاہتیں۔ ان ملکوں کے عقل مند بھی اب کہنے لگ گئے ہیں کہ یہ جنگ صرف اس خطے تک محدود نہیں رہے گی بلکہ ان ممالک تک بھی پہنچ جائے گی۔ مسلمان حکومتیں اب کچھ بولنا شروع ہوئی ہیں۔ سعودی بادشاہ نے بھی کہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک آواز ہونی چاہیے۔

پس مسلمانوں کو ایک آواز بنانا پڑے گی، اس کے لیے ٹھوس کوشش کرنی پڑے گی۔ اگر یہ احساس پیدا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں اسے عملی جامہ پہنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے آمین۔ آخر پر حضورِانور نے پانچ مرحومین کا ذکرِ خیر کیا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

آپ کا نام انصاراللہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں

اشاعتِ اسلام نیز نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے انصار اللہ سے لیا جانے والا تاریخی عہد

﴿اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز﴾
برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو کے فرمودہ 08/اکتوبر 2023ء

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

انصار اللہ کا نام سوچ سمجھ کر رکھا گیا:

آج انصاراللہ یوکے کا اجتماع اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اسی طرح فرانس اور امریکہ میں بھی اجتماع ہو رہا ہے اور ان کے اجتماع کا بھی آج آخری دن ہے، آخری سیشن ہے۔ شاید امریکہ کا نہ ہو لیکن بہرحال اِن کا آخری دن ہے۔ بہرحال کہیں اجتماع ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے اب ایم ٹی اے نے تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرح ایک کر دیا ہے کہ ان تقریبات میں احباب شامل ہوتے ہیں اور آج کی اس تقریب کو

دنیا میں بہت سے انصار دیکھ اور سن رہے ہوں گے۔ پس یوکے کے انصار کے اجتماع کے ذریعے تمام دنیا کے انصار یہ تقریب دیکھ اور سن رہے ہیں اس لیے آج کی باتوں کے سبھی انصار مخاطب ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے انصاراللہ کی تنظیم کو شروع فرمایا تھا ایک موقع پر انصار کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ آپ کا نام انصاراللہ سوچ سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کا زمانہ جوانی اور امنگ کا زمانہ ہوتا ہے اس لیے اس عمر کے افراد کا نام خدام الاحمدیہ رکھا گیا ہے تا کہ خدمت خلق کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور چالیس سال سے اوپر والوں کا نام انصاراللہ رکھا گیا ہے اس عمر میں انسان اپنے کاموں میں استحکام پیدا کر لیتا ہے اور اگر وہ کہیں ملازم ہو تو ملازمت میں ترقی کر لیتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمائے سے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے۔ پس آپ کا نام انصاراللہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے آپ لوگوں کا فرض ہے

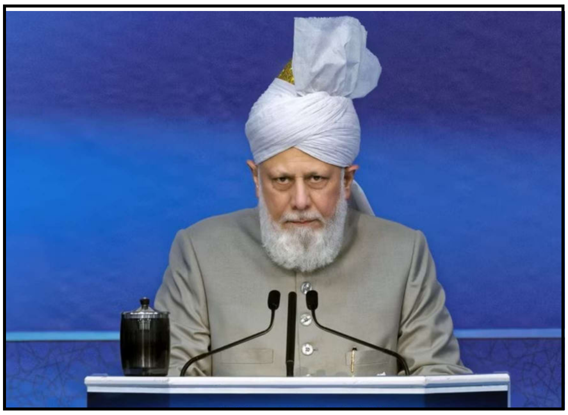

کہ آپ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں صرف کریں اور اپنے عمل سے بھی اور پیغام پہنچا کر بھی دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ

کریں تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہوجائے۔ پس اس حقیقت کو ہر ناصر کو سمجھنا چاہیے کہ اس نے اپنی عبادت کے معیار کو بڑھانا ہے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ باجماعت نماز کی طرف توجہ دینی ہے۔ گھروں میں اپنی اولاد کے سامنے اپنی عبادت کے معیار کے نمونے قائم کرنے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ ان کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے کہ آپ اپنی اولاد کو ہمیشہ نماز کی تلقین کرتے رہتے تھے اور یہی اصل خدمت اور انصاراللہ کا فرض ہے۔ خود بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے گی اور خدا تعالیٰ کے ساتھ لوگوں کا تعلق رہے گا اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے رہیں گے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتوں سے بھی تعلق قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم رہے گا اور نتیجۃً جماعت بھی زندہ رہے گی۔ (ماخوذ از مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب، انوارالعلوم جلد 26 صفحہ 355-356)

پس اگر ہم اپنی زندگی اور اپنی اولاد کی زندگی چاہتے ہیں، اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دنیا کی غلاظتوں سے بچانا چاہتے ہیں تو اس طرف خاص توجہ دینی ہوگی ورنہ ہمارا نعرہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا کھوکھلا نعرہ ہے۔ اگر ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں تو ہم خدا تعالیٰ کے مسیح کی جماعت کے مددگار نہیں بن رہے بلکہ اس کو کمزور کرنے والے بن رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنی نمازوں اور ذکر الٰہی کے معیار کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ ہر جگہ آپ یہ جائزہ لے لیں۔ انصاراللہ کی عمر تو ایسی ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دینی چاہیے لیکن اس جائزے میں آپ کے سامنے یہ بات آجائے گی کہ ہماری حالت میں بہت کمزوری ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے، اس بات پر بیعت کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں گے۔ شیطان کی حکومت کو دنیا سے مٹائیں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو کیا پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں اور فرائض جو ہمارے ذمے ڈالے گئے ہیں ان پر عمل کیے بغیر ہم یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پس اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ اپنی جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا: ”نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 263 ایڈیشن 1984ء)

پس ایسے لوگ جو بعض دفعہ میرے پاس بھی آتے ہیں اور آکر کہہ دیتے ہیں کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ پانچ نمازیں پڑھیں لیکن چھوٹ جاتی ہیں۔ ان کو بہت فکر کی ضرورت ہے۔ خود اپنے نمونے قائم نہیں کریں گے تو اولادیں کس طرح دین پر قائم ہوں گی۔ پھر اگر اولاد بگڑ جاتی ہے تو شکوہ نہیں ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔“ آپؑ نے فرمایا کہ ”...... پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 162 ایڈیشن 1984ء)

ہمارا پہلا کام: پس ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ ایک سوز اور رقّت سے اس سے دعائیں مانگیں تو پھر ایسی حالت پیدا ہوجائے گی کہ نمازوں سے غفلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اور پھر جب یہ حالت ہوگی تو ہم عملی طور پر ان لوگوں کے سوال کا جواب دینے والے ہوجائیں

گے جو کہتے ہیں کہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور پھر بدیاں کرتے ہیں، برائیاں کرتے ہیں۔ وہ نمازیں پڑھتے ہیں تو صرف ایک خانہ پُری کے لیے۔ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت رکھے بغیر اور نماز کا حق ادا کیے بغیر نماز پڑھتے ہیں اور برائیوں میں مبتلا ہیں یا دوسروں کا حق ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے خود کہہ دیا ہے کہ ان کی نمازیں ان کے لیے ہلاکت ہیں اور ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔

پھل پھول والی نمازیں: پس ہماری نمازیں رپورٹ فارم پُر کرنے کے لیے یا لوگوں کے دکھاوے کے لیے یا رسمی طور پر نہیں ہونی چاہئیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے ہونی چاہئیں۔ ایسی نمازیں ہی ہیں جو پھر پھل پھول لاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (ھود:115) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔‘‘ آپؑ نے فرمایا: اس طرح دعا کرو کہ جو صدیقوں اور محسنوں کی نماز ہے وہ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ فرمایا کہ ’’یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں‘‘ فرمایا کہ ’’اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے‘‘ اس لیے حسنات نام رکھا ہے، صلوٰۃ نہیں رکھا ’’کہ وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دُور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 163 ایڈیشن 1984ء)

پس یہ وہ نمازیں ہیں جو ہمیں پڑھنے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ نمازیں ہیں جو اگر ہم پڑھیں گے تو جہاں اپنے آپ کو برائیوں سے دُور کر کے خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کرنے والے بن جائیں گے وہاں اپنی اولادوں کا بھی زندہ خدا سے تعلق پیدا کرنے والے بن جائیں گے، اس کا ذریعہ بن جائیں گے اور یوں اپنی نسلوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہوں گے، انہیں بھی برائیوں سے بچانے والے ہوں گے، ان کے اندر بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی روح پیدا کرنے والے ہوں گے اور دین کے حقیقی انصار کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

نماز کی اہمیت: نماز کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یوں نصیحت

فرمائی۔فرمایا کہ ’’جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی‘‘۔فرمایا ’’اور پھر میں اصل ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہوسکتا۔مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک بُرے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں‘‘ نماز میں لذت اور سرور اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک بُرے ارادے اور ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوجائیں، جل کے خاک نہ ہوجائیں۔’’انانیت اور شیخی دُور ہوکر نیستی اور فروتنی نہ آجائے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیتِ کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔‘‘ پس اپنی انانیت کو، اپنے تکبر کو، اپنے ناپاک منصوبوں کو، اپنے غلط خیالات کو دلوں میں سے نکالو گے تو پھر ہی نمازوں کی طرف بھی صحیح توجہ پیدا ہوگی اور جب ایسی نمازیں ہوں گی تو پھر خود بخود انسان کی تربیت بھی ہوتی چلی جائے گی۔فرمایا ’’میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہوجاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہوجائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 170 ایڈیشن 1984ء)

صرف عملی حرکتیں نہیں۔نماز کی حالتوں میں سجدہ کرنا، کھڑے ہونا، بیٹھنا، یہی باتیں نہ ہوں، صرف زبان سے سورت فاتحہ یا آیات اور دعائیں نہ ہو رہی ہوں بلکہ روح سے یہ عمل ظاہر ہو رہے ہوں تب یہ نمازیں حقیقی نمازیں ہوں گی۔پس یہ وہ اہم کام ہے جس کو انصاراللہ کو سب سے زیادہ مقدم رکھنا چاہیے۔اگر ہماری عبادتیں اور نمازیں اللہ تعالیٰ کے معیار کے مطابق نہیں ہیں تو ہمارا اللہ تعالیٰ کے انصار ہونے کا دعویٰ کھوکھلا دعویٰ ہے۔

نمونے قائم کرو:

پس جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا انصاراللہ کو سب سے پہلے اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اپنے تعلق باللہ کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہیے پھر ہی اللہ تعالیٰ وہ حالات بھی پیدا فرمائے گا جو انقلابات لاتے ہیں اور انصار کی دعائیں اور عملی حالتیں تبلیغ کے لیے بھی نئے راستے کھولیں گی۔اور عملی حالتوں کے لیے ان تمام باتوں کا نمونہ بننے کی ضرورت ہے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت سے توقع کی ہے اور نصائح فرمائی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ ’’ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔‘‘

پس ہر لحاظ سے یہ نمونے قائم کرو۔آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’......اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرکے سب ترساں رہو۔‘‘ خوفزدہ رہو۔اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرو ’’اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔‘‘ اپنے اندر عاجزی انکساری پیدا کرو۔’’کسی پر ظلم نہ کرو۔نہ تیزی کرو۔نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 9 ایڈیشن 1984ء)

آپؑ نے فرمایا کہ تمہارے قول و فعل ایک ہونے چاہئیں۔فرماتے ہیں ’’اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہوگا۔‘‘ فرمایا ’’جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا ...... پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہوجاوے۔پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے‘‘ فرمایا کہ ’’اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے۔وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔‘‘ فرمایا ’’بدر کی فتح کی پیشگوئی ہوچکی تھی۔ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟‘‘ اتنی رونے اور زاری کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔‘‘(ملفوظات جلداوّل صفحہ 11ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ ہوسکتا ہے کوئی مخفی شرائط ہوں اگر وہ پوری نہ کی جائیں۔ اس لیے ان کو پورا کرنے کے لیے دعا ضروری ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔

انصار اللہ کے ذمہ بہت بڑا کام: انصار جنہوں نے یہ عہد بھی کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے اور اپنی اولادوں کو بھی دین سے جوڑے رکھیں گے ان کو ہر وقت اس فکر میں رہنا چاہیے کہ اپنے ایسے نمونے قائم کریں جو عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار ظاہر کرنے والے ہوں اور عملی حالتوں کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں تا کہ ہم اپنے بیوی بچوں کے لیے نمونہ ہوں۔ اگر نہیں تو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے جو انذار فرمایا ہے وہ دل کو ہلا دینے والا ہے۔ پس ہمیں بہت فکر کرنی چاہیے۔ ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا کام لگایا ہے کہ ہم نے صرف اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح نہیں کرنی۔ صرف اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ہی توحید پر قائم نہیں کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے تابع نہیں رکھنا بلکہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے اور مختلف موقعوں پر جو ہمیں نصائح فرمائی ہیں اس کی جگالی کرتے رہنا چاہیے، اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے تبھی ہم کامیاب انصار بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو‘ ہمیشہ کی، دونوں جہان کی فلاح پاؤ’’اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔‘‘ پس عقل استعمال کرو اور عقل آتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ جو حقیقی عقل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور اس عقل کو حاصل کرنے کے لیے کلام الٰہی یعنی قرآن کریم کو پڑھنا اور اس کو سمجھنا اور اس کی ہدایات پر چلنا ضروری ہے اور پھر ساتھ ہی فرمایا کہ عملی حالتیں بھی اپنے اندر پیدا کرو۔ تمہارے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں۔ فرمایا ’’تب البتہ کامیاب ہوجاؤ گے۔‘‘(ملفوظات جلداوّل صفحہ 67ایڈیشن 1984ء)

یہ باتیں ہوں گی تو پھر کامیابی ہوجائے گی۔ صرف دعوے نہیں، صرف کھوکھلے نعرے نہیں۔ پس اگر ہم نے دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنا ہے جس کے لیے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور جس کے لیے ہم آپ علیہ السلام کی بیعت میں آئے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا۔ تو اپنے دلوں کو پاکیزہ بنانا ہوگا اور دلوں کی پاکیزگی کے لیے تقویٰ ضروری ہے اور تقویٰ کے راستے تلاش کرنے کے لیے قرآن کریم کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔ پس انصار کا ایک یہ بھی کام ہے کہ قرآن کریم کو تدبر اور غور سے پڑھیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور پھر اس کی تعلیم دنیا میں پھیلائیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ ’’تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔‘‘

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 67ایڈیشن 1984ء)

پس اگر یہ دعویٰ ہے کہ ہم اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرائیں گے تو پھر قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہمارا سب سے اوّل کام ہے۔ اور جب ہم یہ کریں گے تو ہمارے قول و فعل ایک ہوں گے اور کامیابیاں ہمیں حاصل ہوں گی۔ آپؑ نے فرمایا کہ ’’اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو۔‘‘ اس کے محفوظ قلعے میں آسکو’’اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہوگئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہوگئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے۔‘‘(ملفوظات جلداوّل صفحہ 77ایڈیشن 1984ء)

انصاراللہ اپنے آپ کو مخاطب سمجھے: پس آپ علیہ السلام کے اس ارشاد کو بھی ہمیں بہت توجہ سے ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ اگر اسلام کی حمایت اور خدمت کا شرف حاصل کرنا ہے۔ یہ اعزاز حاصل کرنا ہے کہ ہم اسلام کے خادم بنیں، اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ اعزاز حاصل کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرائیں، اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ شرف حاصل کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ اور یہ بہت عظیم کام ہے تو پھر اس اعزاز اور شرف کو حاصل کرنے کی شرط تقویٰ ہے۔ اور جب تقویٰ پیدا ہو جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی نظر میں یقیناً اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ انصاراللہ کہلائیں اور دنیا میں توحید کے پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت و تبلیغ میں اپنا کردار ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔ پھر یہ بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ اس بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں اپنا کردار ادا کرے لیکن انصاراللہ کو سب سے زیادہ اپنے آپ کو اس کا مخاطب سمجھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کے مشن کو پورا کرے گا۔ آپ کی دعاؤں کو سنے گا اور آپ کے ذریعہ سے تکمیل اشاعت اسلام ہوگی۔ ہم خوش قسمت ہوں گے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے سے فیض اٹھانے والے بنیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان فیض اٹھانے والوں اور فتح حاصل کرنے والوں کے لیے جو شرط رکھی ہے وہ تقویٰ ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ زمانہ جنگ وجدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔ پھر جب یہ بات ہے تو یاد رکھو کہ حقایق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کے لیے ضرورت ہے تقویٰ کی۔'' حقائق و معارف کے دروازوں کے کھلنے کے لیے ضرورت ہے تقویٰ کی ''اس لئے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129)'' یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔ فرمایا ''اور میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے۔ بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔'' پس ''فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔ اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ فتح کے لیے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 232 ایڈیشن 1984ء)

پس فتح تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنی ہے ان شاء اللہ۔ اگر ہم نے اس فتح کا حصہ بننا ہے تو ہمیں تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ اپنے قول و فعل کو ایک کرنا ہوگا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: ''فتح اسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو۔ اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں۔'' اعمال اور اخلاق میں ترقی بھی خدا کو خوش کرنے کے لیے ضروری ہے اور یہی تقویٰ ہے۔ تقویٰ اختیار کریں'' تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔ پھر خدا کی مدد کو لے کر ہمارا فرض ہے اور ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ ان حملوں کے جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ ہاں جواب دیتے وقت نیت یہی ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 233 ایڈیشن 1984ء)

خدا تعالیٰ کے جلال کو ظاہر کرنا ہے۔ یہ ہمارا مقصد ہے دنیا میں۔ اس کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ پس آج ہر ناصر کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے اور اس کے جلال کو ظاہر کرنے کے لیے اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرے گا، ان لوگوں میں شامل ہوگا جو دنیا کے لوگوں پر احسان کرتے ہیں اور جو دنیا کی غلاظتوں میں گھرے ہوئے ہیں انہیں احسان کرتے ہوئے غلاظتوں سے باہر نکالتے ہیں اور جب اس بات کا ہم عہد کریں گے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی ہے اور دنیا میں توحید قائم کرنی ہے۔ اسلام کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچانا ہے تو پھر خود ہمیں کس فکر کے ساتھ اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ہمیں خود کس قدر تقویٰ پر چلنے کی ضرورت ہوگی۔ ہمیں گھروں میں اپنے بیوی بچوں کو کس

قدر توحید پر چلانے کے لیے اپنے عملی نمونوں کی ضرورت ہوگی۔ ہمیں کس فکر کے ساتھ اپنی نمازوں کو سنوارنے کی ضرورت ہوگی۔ کس فکر سے تعلق باللہ کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہوگی۔ چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والا عاقل بالغ خود اس بات کا جائزہ لے سکتا ہے جو باتیں میں نے کہی ہیں۔ پس اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اپنی ترجیحات کو دنیا کے گرد گھمانے کی بجائے اپنی بیعت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی ترجیح دین کو دنیا پر مقدم کرنا بنالیں۔

گزشتہ ہفتہ میں نے خدام الاحمدیہ سے عہد لیا تھا اور جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا خدام کا کام تو زیادہ خدمت خلق تھا جو ان کے ذمہ لگایا گیا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی ذمہ داری بھی ان کے سپرد کی گئی لیکن یہ انصاراللہ کی بھی ذمہ داری ہے اور جو لوگ عمر کے لحاظ سے انتہائی تجربہ اور بالغ سوچ کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ یہ زیادہ بڑی ذمہ داری ہے آپ کی کہ اس کام کو سرانجام دیں اور اپنے انصاراللہ ہونے کے نام کی لاج رکھیں اور اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ یہ ہوگا تو تبھی ہم کامیاب ہوں گے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ عہد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس کا میں نے ذکر کیا جب خدام الاحمدیہ سے لیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ انصار اللہ میں بھی دہرایا جائے اور ہر موقع پر دہرایا جائے۔ پہلے مجھے خیال آیا تھا دہرانے کا پھر میں نے سوچا کہ پچھلے ہفتے دہرا دیا ہے اس لیے ضرورت نہیں ہے لیکن کل ہی مجھے صدر انصار اللہ پاکستان کا یہ پیغام آیا کہ انصار اللہ کو بھی حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش اور ارشاد کے پیش نظر یہ عہد دہرانا چاہیے۔ سو اس لیے میرا خیال ہے کہ میں آج بھی یہ عہد دہرادوں اس لیے تمام انصار کھڑے ہو جائیں۔

”اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ۔“

(خدام الاحمدیہ کے نام روح پرور پیغام، انوار العلوم جلد 26 صفحہ 472)

اب انگریزی دان لوگوں کے لیے مَیں انگلش میں بھی دہرادوں کیونکہ امریکہ میں بھی انگریزی بولنے والوں کی کچھ زیادہ نسبت ہے۔ یہاں بھی ہیں کچھ۔

”اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

I bear witness that there is none worthy of worship except Allah. He is One and has no partner. And I bear witness that Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) is His servant and Messenger.

I swear by Allah and proclaim that I will always endeavour to convey and propagate the teachings of Islam Ahmadiyyat and the blessed name of Holy Prophet (صلی اللہ علیہ وسلم) to the corners of the earth until my dying breath. And for the sake of fulfilling this most sacred obligation, I shall forever keep my life devoted to the service of Allah the Almighty and His Messenger (صلی اللہ علیہ وسلم).

I shall give every possible sacrifice, no matter how heavy its burden, in order for the blessed flag of Islam to be raised aloft in every nation until the end of time. I also solemnly pledge to strive, with unyielding conviction, to protect and strengthen the institution of Khilafat until my last breath. And I shall also always urge my progeny to remain firmly
And I shall also always urge my progeny to remain firmly

attached to Khilafat and to seek its blessings so that Khilafat-e-Ahmadiyya may remain protected until the end of time. And so that, through the Ahmadiyya Muslim Community, the propagation of Islam may continue until the Last Day. And so that the flag of the Holy Prophet Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلّم) may be raised far higher than any other flag in this world."

O God, enable me to fulfil this pledge

اللّٰھم آمین۔اللّٰھم آمین۔اللّٰھم آمین

بیٹھیں۔تشریف رکھیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں یہ عہد بھی پورا کرنے کی ہمیشہ توفیق دے اور اس کی طرف توجہ بھی رہے۔آمین۔اب دعا کرلیں۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ

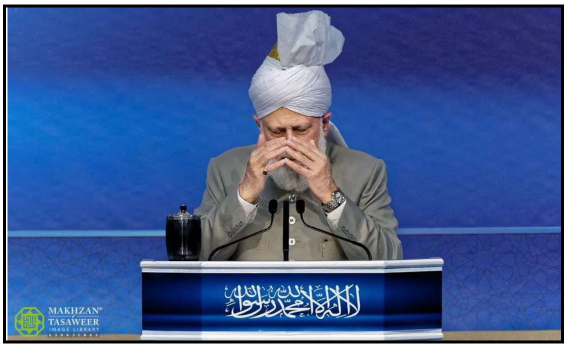

(دعا کے بعد حضورِانور نے فرمایا) صدر صاحب کی اطلاع کے مطابق اجتماع پر انصار کی حاضری 3ہزار 430 ہے اور 138 guests ہیں۔ٹوٹل 3568 ہے۔انصاراللہ کو اس حاضری کو بھی بہتر کرنا چاہیے۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(الفضل انٹرنیشنل ہفتہ ۲۵ نومبر ۲۰۲۳ء صفحہ ۲ تا ۶)

بقیہ از صفحہ:2 اللہ تعالیٰ سے کبھی کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہوا کہ میری دعائیں کیوں قبول نہیں کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا۔اگر یہ شکوہ ہے تو کوئی انسان مومن نہیں رہ سکتا۔

❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر قسم کی رسوم اور ہوا وہوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے؟

❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟ ❁ پھر یہ سوال ہے کہ کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور پر چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کے لئے کوشش کی ہے کہ شرک کے بعد سب سے بڑی بلا تکبر اور نخوت ہے۔

❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے خوش خلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو اپنانے کی کوشش کی ہے؟ ❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت وعظمت قائم کرنے والا بنتا رہا ہے؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دہراتے ہیں صرف کھوکھلا عہد تو نہیں رہا۔❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقیت دی۔اپنی عزت پر اس کو فوقیت دی۔اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا۔❁ پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں؟

❁ پھر یہ سوال ہے کہ اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟ ❁ پھر یہ سوال ہے کہ کیا یہ دعا کرتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں۔ہم ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں۔اعلیٰ معیاروں کے ساتھ اور اس میں بڑھتے بھی رہیں۔❁ پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق اخوت اور اطاعت اس حد تک بڑھایا ہے کہ باقی تمام دنیوی رشتے اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں، معمولی سمجھے جانے لگیں۔

❁ پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی دعا سال کے دوران کرتے رہے؟ کیا اپنے بچوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو؟

❁ پھر سوال یہ ہے کہ کیا خلیفۂ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے۔؟ (خطبہ جمعہ:30دسمبر2016ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام سوالات کے مطابق اپنے نفس کا جائزہ لے کر اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

محمد ابراہیم سروَر
مربی سلسلہ ونائب ایڈیٹر
رسالہ انصاراللہ قادیان

نئے سال کی آمد و استقبال اور قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری ذمہ داریاں

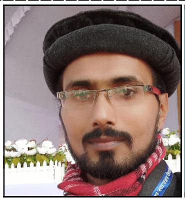

دنیا کی تمام مہذب قوموں کے ہر ایک تیوہار کا کوئی نہ کوئی سبق اور پیغام ہوتا ہے۔لیکن جیسے جیسے دنیا ترقی کی منازل طے کرتی گئی۔ انسانوں نے کلچر اور آرٹ کے نام پر نئے جشن اور تیوہار وضع کر لئے۔ انھیں میں سے ایک نئے سال کا جشن اور اس کی مبارکبادیوں کا غیر اسلامی طریق ہے۔

دن رات کی گردش کی طرح وقت ایک ایسا مسلسل بہنے والا دھارا ہے جو بغیر کسی توقف کے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس کو ماپنے کے مختلف پیمانے ہیں۔سیکنڈ، منٹ سے لے کر بڑھتا ہوا دن، ہفتہ، مہینے اور سال میں یہ پیمانہ تبدیل ہو کر رُک نہیں جاتا بلکہ صدی اور ہزاریے تک پہنچتا ہے۔اور پھر ان کی گنتی مختلف ہے۔ہندوؤں کے سال الگ، مسلمانوں کے سال الگ اور پھر مختلف تہذیبوں، قومیتوں کے سال اور مہینے الگ الگ ہیں۔

اس مضمون میں ہم رائج الوقت عیسوی کیلنڈر کے مطابق نئے سال کے بارہ میں بات کر رہے ہیں۔در اصل یہ نئے سال کا جشن عیسائیوں کی ایجاد ہے، چونکہ ان کے عقیدے کے مطابق 25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یومِ ولادت یعنی کرسمس ڈے منایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں اس جشن کا خمار وسرور نئے سال کی آمد تک برقرار رہتا ہے۔

نام نہاد جشنِ سالِ نو: اس سلسلہ میں پوری دنیا کے اکثر ممالک میں ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی مہذب ہونے کا ڈھونگ رچانے کیلئے ملک اور شہروں کی تمام موقر اور نامور عمارتوں کو رنگ برنگی لائٹوں اور قمقموں سے سجایا جاتا ہے 31 نائٹ (Thirty frist night) کے نام سے مختلف تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے اور 12 بجتے ہی ایک دوسرے کو مبارک باد دی جاتی ہے، کیک کاٹا جاتا ہے، ہر طرف ہیپی نیو ائیر کی صدا گونجتی ہے، آتش بازیاں کی جاتی ہیں اور مختلف نائٹ کلبوں میں تفریحی پروگرام رکھے جاتے ہیں۔لوگ مختلف جگہوں پر اکٹھے ہوتے ہیں اور جیسے ہی رات کے 12 بجتے ہیں تو خوشی کے بگل بجاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو شراب پلاتے ہیں اور تحفے تحائف دیتے ہیں۔ رات گئے بڑے پیمانے پر آتش بازی کرتے ہیں۔ان کے خیال کے مطابق اس طرح شیطانی روحوں کو بھگا کر نئے سال میں داخل ہونا بہتر ہے۔اور ایک دوسرے شہر اور ایک دوسرے ملکوں کی آتشبازیوں سے سبقت لے جانے کوشش کی جاتی ہے تا کہ اگلے روز اور کئی روز کے اخباروں اور چینلوں پر یہ خبریں نشر ہوتی رہیں کہ فلاں ملک میں سب سے شاندار طریقے پر جشن منایا گیا۔

ایک ہفتہ قبل ہی تمام ٹی وی چینلوں پر شور ڈالا جاتا ہے تا کہ لوگ بالخصوص نوجوان طبقہ جدت پسندی، آزادی اور خود مختاری کے اظہار کے لئے نیو ایئر سیلیبریشن کے نام پر اس جشن میں شریک ہو سکیں۔شہروں کا ذکر کیا، چھوٹے شہروں اور قصبوں میں بھی مختلف پارٹیاں کی جاتی ہیں جس میں شراب وشباب اور ڈانس کا بھرپور انتظام رہتا ہے۔ اور طرہ یہ کہ ان پارٹیوں میں گاؤں اور بستیوں کے نوجوان بھی شامل ہونے جاتے ہیں۔لڑکیاں اور عورتیں بھی ان سے مستثنیٰ نہیں۔کیونکہ ایسی پارٹیوں میں تفریح صرف تین چیزوں سے ممکن ہے اوّل شراب دوسرے عورت تیسرے ناچ گانے۔اور جنسی بے راہ روی جس کا حتمی نتیجہ ہوتا ہے۔

نئے سال کی حقیقت: کسی شاعر نے کہا ہے:

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹادی

افسوس! صد افسوس کہ اسلامی روایات کو بھلا کر تربیت کے فقدان اور احساس کمتری کے خوف میں مبتلا ہو کر بہت سارے مسلمان

بھی عیسائیوں کی اندھی تقلید کرتے ہوئے نئے سال کے منتظر رہتے ہیں۔اور اس میں شک نہیں کہ وہ بھی ایسی غیر اسلامی پارٹیوں کا حصہ بنتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ یہ عیسائیوں کا مرتبہ نظام تاریخ ہے۔مسلمانوں کا اپنا قمری اسلامی نظام تاریخ موجود ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے مربوط ہے جس کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے یہی اسلامی کیلینڈر رہے۔لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر کو اس کا علم بھی نہیں ہو پاتا۔

ہمیں ایک اہم نکتہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کا نیا سال جنوری سے نہیں۔بلکہ محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے جو ہو چکا ہے اور ہم میں سے اکثروں کو اس کا علم بھی نہیں۔مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قمری اور ہجری سال کی حفاظت کریں۔اور اپنی نوجوان نسل اور اپنی اولاد کو اسلامی تاریخ اور اسلامی روایات سے روشناس کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تاریخ کو اسلام کے خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے واقعہ ہجرت سے مقرر کیا۔

آج بہت سے مسلمان ممالک اور خود ملک عرب کا تعلیم یافتہ مسلمان بھی نئے سال کی آمد پر جشن مناتا ہے۔کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ اس نئے سال کی آمد پر اس کی زندگی کا ایک برس کم ہو گیا ہے، زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک بیش قیمتی نعمت ہے اور نعمت کے زائل یا کم ہونے پر جشن نہیں منایا جاتا بلکہ افسوس کیا جاتا ہے۔جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ:

اِک اور اینٹ گر گئی دیوار حیات سے
اور لوگ کہہ رہے ہیں نیا سال مبارک

ہماری ذمہ داریاں: الحمدللہ ثم الحمدللہ۔کتنی بڑی سعادت مندی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امت مسلمہ میں پیدا فرمایا اور اس پر مستزاد یہ کہ ہم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق صادق اور اس زمانے کے امام اور حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ کے روحانی نظام سے منسلک ہیں۔اور خلافت احمدیہ کی آسمانی قیادت و راہنمائی کے طفیل احباب جماعت دنیا جہاں کے بے ہودہ پارٹیوں، ناچ گانے، شور شرابے اور رسم و رواج اور لغویات اور فضول خرچیوں سے نہ صرف مجتنب رہتے ہیں بلکہ دوسروں کیلئے مشعل راہ بنتے ہیں۔لیکن بساوقات کم علمی اور عدم تربیت اور معاشرہ کے زیر اثر آ کر بعض نوجوان اور طلباء کیک پارٹی، گریٹنگ کارڈس، گلدستے اور گفٹ وغیرہ لینے دینے میں قباحت محسوس نہیں کرتے۔اور یہ خیال کر لیتے ہیں کہ ہم فضول پارٹیوں میں شامل تو نہیں ہوتے ہیں۔پس یہ گھر کے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں سمجھائیں کہ نئے سال یا خوشی کے مواقع کیلئے اسلامی نقطۂ نظر اور تعلیم کیا ہے اور جماعت احمدیہ کا کیا موقف ہے؟

ذیل میں ہم انہی دو سوالوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عطا کردہ خلافت احمدیہ کی راہنمائی میں ہم اِسے حل کرنے کی کوشش کریں گے۔و باللّٰہ التوفیق

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو تمام غیر اسلامی رسموں، رواجوں اور فضول خرچیوں سے منع کرتے ہوئے قرآن مجید میں ایک قاعدہ کلیہ یہ بیان فرماتا ہے کہ:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون:4)

یعنی حقیقی مومنوں کی خاصیت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہر قسم کے لغو یعنی بے مطلب اور بے فائدہ کاموں اور باتوں سے بکلی مجتنب رہتے ہیں۔اور رہنا چاہئے تاکہ وہ حقیقی مومن کہلانے کے مستحق ہوں۔

پس ہمیں مبارکبادیوں کے نام پر ایک دوسرے کو نیا سال مبارک کے پیغامات بھیجنے سے گریز کرنا چاہئے بلکہ اپنے بچوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کرنا از حد ضروری ہے تاکہ دوسری قوموں کی مشابہت سے بچا جا سکے۔اس لیے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غیروں کی اتباع اور مشابہت اختیار کرنے سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“ (ابوداؤد)

ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انھیں میں سے ہے۔پس یہ کتنا بڑا اِنذار ہے جسے ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں ایک اہم دعا سکھلائی ہے۔ہمیں یوں دعا مانگنی چاہئے کہ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا (بنی اسرائیل:81) یعنی اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

نئے سال کی دُعا: ایک روایت میں ہے کہ جب نیا مہینہ یا نئے سال کا پہلا مہینہ شروع ہوتا تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو یہ دعا سکھاتے اور بتاتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَ الإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ،وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ"

(المعجم الاوسط للطبرانی 6/221 حدیث:6241)

یعنی اے اللہ اس نئے سال کو ہمارے اوپر امن وایمان، سلامتی و اسلام اور اپنی رضامندی نیز شیطان سے پناہ کے ساتھ داخل فرما۔

نئے سال کی مبارکبادیاں: ہمارے پیارے امام حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نئے سال (2019ء) کے آغاز پر احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اِس میں داخل کیا ہے تو اِس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کیلئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے...... یہ لائحہ عمل ہے جس پر اگر ہم اِس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے، اِن باتوں کے حصول کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہوگا۔ اور اگر یہ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔ نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقت میں ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی یہ سال بے شمار برکات لانے والا بنے اور جماعت کی غیر معمولی ترقیات بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ:4 جنوری 2019ء۔ الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2019ء)

(۱) خود احتسابی: نیا سال ہمیں خاص طور پر دو باتوں کی طرف متوجہ کرتا ہے:

نیا سال ہمیں دینی اور دنیوی دونوں میدانوں میں اپنا محاسبہ کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ ہماری زندگی کا جو ایک سال کم ہوگیا ہے اس میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:"حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا"

(ترمذی 4/247 ابواب الزہد، بیروت)

ترجمہ: تم خود اپنا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا حساب کیا جائے۔

اس لیے ہم سب کو دیانت داری سے اپنا اپنا مؤاخذہ اور محاسبہ کرنا چاہیے اور ملی ہوئی مہلت کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس سے پہلے کہ یہ مہلت ختم ہوجائے۔ اسی کو اللہ جل شانہ نے اپنے پاک کلام میں ایک خاص انداز سے ارشاد فرمایا ہے:

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المنافقون:12) یعنی اور اللہ کسی جان کو، جب اس کی مقررہ مدت آ پہنچی ہو، ہرگز مہلت نہیں دے گا اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

(۲) نئے عزم و استقلال: اپنی خود احتسابی اور جائزے کے بعد اس کے تجربات کی روشنی میں بہترین مستقبل کی تعمیر اور تشکیل کے منصوبے میں منہمک ہونا ہوگا

کہ کیا ہماری کمزوریاں رہی ہیں اور ان کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے؟ اور اپنے اندر پاک تبدیلی کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ"۔

(مشکوٰۃ المصابیح 2/441 کتاب الرقاق)

ترجمہ: پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جان لو (۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) اپنی صحت وتندرستی کو بیماری سے پہلے (۳) اپنی مالداری کو فقروفاقے سے پہلے (۴) اپنے خالی اوقات کو مشغولیت سے پہلے (۵) اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہر نیا سال خوشی کے بجائے ایک حقیقی انسان کو بے چین کر دیتا ہے کہ میری عمر برف کی طرح پگھل رہی ہے۔ ہمارے لیے نیا سال وقتی لذت یا خوشی کا وقت نہیں بلکہ گزرتے ہوئے وقت کی قدر کرتے ہوئے آنے والے لمحاتِ زندگی کا صحیح استعمال کرنے کے عزم وارادے کا موقع ہے اور از سرِ نو عزائم کو بلند کرنے اور حوصلوں کو پروان چڑھانے کا وقت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نئے سال میں ایک احمدی کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ کیا کھویا اور کیا پایا اور اگر دینی اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے تو کس معیار پر رکھ کر دیکھنا ہے تا کہ پتا چلے کہ کیا کھویا اور کیا پایا۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا............کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا۔ ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہوگئی تھیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 30 دسمبر 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

پس سال نو کا آغاز اور استقبال نوافل اور دُعاؤں سے کرنا چاہیے۔ اسلام، احمدیت کی فلاح و بہبود اور ترقی کیلئے دعا کرنی چاہئے۔ شہداء و اسیران راہ مولیٰ اور ان کے خاندانوں کو دُعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔ اور دعا کرنی چاہئے کہ جہاں جہاں احمدی احباب مخالفین کی ظلم و زیادتی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے۔

اسی طرح آج کل انسانیت اور امت مسلمہ بھی ہماری دُعاؤں کی بہت مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تیسری عالمی جنگ کی ہولناک تباہی سے محفوظ رکھے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تمام افراد جماعت کو اپنے ہر خطبات جمعہ میں متعدد مرتبہ امت مسلمہ اور بالخصوص فلسطین کے مظلوم مسلمانوں اور عامۃ الناس کیلئے دُعاؤں کی تحریک کر چکے ہیں۔ ان کو بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔ پس اس نئے سال کے آغاز میں ہمیں خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان مظلوموں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کی باعزت رہائی کیلئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔

یا رب! یہی دُعا ہے ہر کام ہو بخیر
اکرام لازوال ہو انعام ہو بخیر
ہر وقت عافیت رہے ہر گام ہو بخیر
آغاز بھی بخیر ہو، انجام ہو بخیر

اللہ تعالیٰ ہر سال کی طرح اس سال کو بھی اسلام اور احمدیت کے لئے رحمتوں، برکتوں اور غیر معمولی ترقیات کا باعث بنائے۔ اور ہمیں ایمان و عرفان میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

......

پُر حکمت قول

قوّال نہیں فعّال

30 جنوری 1904ء کو قادیان سے دو معزز مہمان رخصت ہونے والے تھے وہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں بغرض ملاقات حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا۔

’’آپ کی باتیں بھی بہت ہی دلچسپ اور مزیدار ہیں‘‘

اس پر حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا:۔

’’میں قوّال کی نسبت فعّال کو پسند کرتا ہوں‘‘

یعنی بہت کہنے والے کے مقابلہ میں کرنے والے کو ترجیح دیتا ہوں۔‘‘

(الحکم 17 جنوری 1904ء)

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

حفظانِ صحت

سردیوں میں قبض کی بڑھتی پریشانی اور اس سے راحت کے طریق

آج کل قبض کی بیماری بالکل عام ہو چکی ہے۔ ہر کس و ناکس اس بیماری سے دو چار ہے۔اور یہ اتنی عام ہو چکی ہے کہ لوگوں نے اسے زندگی کا حصہ سمجھ لیا ہے۔ پہلے عمومی طور پر یہ پریشانی بڑے بزرگوں کو ہی ہوتی تھی لیکن آج کل کے غیر مناسب خورد و نوش اور غیر متوازن غذاؤں کے استعمال کی وجہ سے یہ بیماری اب ایک عام ہی بات ہوگئی ہے۔ بڑے بزرگ تو دُور نو جوان اور بچوں تک کو یہ بیماری اپنی گرفت میں لے چکی ہے۔اب سردی کا موسم ہے اور درجہ حرارت گرنے سے نظام ہاضمہ بھی متاثر ہوتا ہے جس سے لوگوں میں قبض کی شکایت بڑھ جاتی ہے۔اس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں جن میں روزمرہ کی خوراک میں فائبر کی کمی بھی شامل ہے۔

ہر سال دسمبر کو قبض سے آگاہی اور بیداری کے مہینہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔آیئے قبض کے مسئلے پر بات کرتے ہیں۔

ڈاکٹر پللوی گرگ گیسٹر ولوجسٹ، اپولو ہسپتال دہلی کے مطابق فائبر نظام ہاضمہ کو صحت مند رکھنے کا کام کرتا ہے۔سردی میں پانی کم پینے سے بھی قبض کا مسئلہ بڑھ جاتا ہے۔اگر آپ سردی میں بیت الخلاء جانے میں ہچکچاتے ہیں تو یہ بھی قبض کا باعث بنتا ہے۔ بالغوں اور معمر افراد میں قبض کا سبب کیا ہے؟ معدے کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بہت سے مریض بعض ادویات کی وجہ سے قبض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

قبض کی دیگر وجوہات: ایریٹیبل باؤل سنڈروم (IBL)۔کینسر۔ پیٹ میں انفکشن ۔ نیورولاجیکل پروبلم۔ ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ۔ ملٹیپل سسکیلیروسس۔حمل۔ پرکیسنس ۔ برین اسٹروک۔خاندانی مسئلہ۔اینٹی بایوٹک دوائیں۔درد کی دوائیں۔ آئرن سپلیمنٹ۔

گٹ ہیلتھ سروے 2018 کے مطابق، 20 فیصد عام آبادی اور 6.29 فیصد بچے قبض کا شکار ہیں۔نوجوانوں کی نسبت بوڑھے اس مسئلے سے زیادہ پریشان ہیں۔ان میں بزرگ خواتین اس سے زیادہ پریشان ہیں۔ بھارت میں 22 فیصد بالغ افراد قبض کے شکار ہیں۔

سردی میں قبض کی وجوہات:

ٹینشن۔ڈیپریشن۔کم پانی پینا۔کم فائبر والا کھانا۔ڈیہائیڈریشن۔ کم سیر و تفریح۔کم کھیل کود۔وغیرہ

کیا کرنا چاہئے:

۞ باقاعدگی سے صبح قضائے حاجت کیلئے جائیں۔

۞ کیفین والے مشروبات (مثلاً چائے کافی) کے زیادہ استعمال سے گریز کریں۔

۞ فاسٹ فوڈ اور باہر کے کھانے سے پرہیز کریں۔

۞ قضائے حاجت سے قبل پانی ضرور پیئیں۔

۞ انگلش سیٹ کی بجائے انڈین سیٹ کا استعمال کریں۔

۞ باقاعدگی سے پانی بالخصوص نیم گرم پانی کا استعمال از حد ضروری ہے۔۞ پھل ، ساگ ، ہری سبزی، ڈرائی فروٹس، باقاعدگی سے پانی، سیر اور جسمانی کسرت۔فائبر سے بھرپور اناج کا استعمال کثرت سے کریں۔

(بشکریہ دینک بھاسکر، آن لائن 20 دسمبر 2023)

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

Sk.Abdul Rahim(SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

منظور شدہ مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ بھارت برائے سال 2024ء

سال 2024ء کیلئے سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مجلس عاملہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

نمبر شمار	اسماء	خدمت	فون نمبر
1	صدر مجلس	خاکسار عطاء المجیب لون	9815016879
2	نائب صدر اوّل	مکرم عبدالمومن راشد صاحب	9646053676
3	نائب صدر صف دوئم	مکرم رفیق احمد صاحب بیگ	9888837988
4	نائب صدر برائے تربیتی امور	مکرم ایم۔ناصر احمد صاحب	9497343704
5	نائب صدر برائے مالی امور	مکرم ایس ایم بشیرالدین صاحب	7837010134
	نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے شمالی ہند	مکرم لقمان احمد بھٹی صاحب	7298285465
6	نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے جنوبی ہند (کیرلہ،کرناٹک،تامل ناڈو)	مکرم ایم تاج الدین صاحب	9349159090
7	نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے شمال مشرقی ہند (اُڈیشہ،بنگال،آسام)	مکرم سفارت احمد صاحب	8917427452
8	نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے جنوبی مغربی ہند (آندھرا،تلنگانہ،مہاراشٹر)	مکرم تنویر احمد صاحب	9440707053
9	قائد عمومی	مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب	9646934736
10	ایڈیشنل قائد عمومی	مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب	9876332272
11	قائد تعلیم	مکرم محمد عارف ربانی صاحب	6006237424
12	قائد تربیت	مکرم ایچ شمس الدین صاحب	9946021252

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو،کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دوسورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں“(ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر وقاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد،سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد،سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل،مہدی پٹنم،حیدرآباد

✆:98490005318

13	قائد تربیت نومبائعین	مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون صاحب	9682627592
14	قائد ایثار و خدمت خلق	مکرم خالد احمد الٰہ دین صاحب	7837211800
15	قائد تبلیغ	مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب	9915379255
16	قائد ذہانت وصحت جسمانی	مکرم شیخ ناصر وحید صاحب	7009446774
17	قائد مال	مکرم رفیق احمد بیگ صاحب	9888837988
18	قائد وقف جدید	مکرم ٹی ایم عبد المجیب صاحب	9946794967
19	قائد تحریک جدید	مکرم عبد المحسن مالا باری صاحب	9815662782
20	قائد تجنید	مکرم مسرور احمد لون صاحب	9888872941
21	قائد اشاعت	مکرم سید طفیل احمد شہباز صاحب	8968184270
22	قائد تعلیم القرآن وقف عارضی	مکرم سلطان صلاح الدین کبیر صاحب	9463107030
23	آڈیٹر	مکرم قاضی شاہد احمد صاحب	9464376645
24	زعیم اعلیٰ قادیان	مکرم سید کلیم الدین صاحب	9465246544
25	معاون صدر برائے دفتری امور	مکرم نور الدین ناصر صاحب	8054152313
26	معاون صدر برائے تبلیغی و تربیتی امور	مکرم ایم ابوبکر صاحب	9464069030
27	معاون صدر برائے مالی امور	مکرم عبد المناف صاحب	9876765629
28	معاون صدر برائے شوریٰ، اجتماعات، تربیتی کیمپس وغیرہ	مکرم طاہر احمد بیگ صاحب	9915223313
29	معاون صدر برائے رشتہ ناطہ	مکرم شیخ صباح الدین صاحب	9888851725

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے“
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

مُبارک سالِ نَو پھر ہو!!

(محمد ابراہیم سرورؔ۔قادیان)

مسیحا علیہ السلام کے غلاموں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو
خلافت کے جِیالوں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو

بحمدِ اللہ کہ ہم کو خدا نے دن یہ دکھلایا
ہماری زندگی میں سالِ نَو، لو ! اور اِک آیا
بہاریں، برکتوں اور نصرتوں کی ساتھ یہ لایا
رہے ہم پر خدا کی رحمتوں کا رات دن سایہ

مسیحا علیہ السلام کے غلاموں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو
خلافت کے جِیالوں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو

نئی جو سانس ملتی ہے خدا کی ہی عنایت ہے
نئی جو صبح کِھلتی ہے، اسی کی ہی کرامت ہے
ہمارا کام اُس کے دین کی کامل اطاعت ہے
عمل پیہم ہے اب کرنا جہاں تک استطاعت ہے

مسیحا علیہ السلام کے غلاموں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو
خلافت کے جِیالوں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو

اِمامِ وقت کی ہر بات پر لبّیک کہنا ہے
کہ جِس بھی سمت وہ چاہے ہمیں اس سمت بہنا ہے
فدا کرنے کو جان و مال سب تیار رہنا ہے
جو مشکل راہ میں آئے اسے بھی ہنس کے سہنا ہے

مسیحا علیہ السلام کے غلاموں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو
خلافت کے جِیالوں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو

اَماں کے راستے ہم نے ہی اب ہموار کرنے ہیں
لُٹے اُجڑے ہوئے گلشن سبھی گلزار کرنے ہیں
مصفّٰی بھی بہت اپنے ہمیں کِردار کرنے ہیں
مُصمّم یہ ارادے اب ہمیں اِس بار کرنے ہیں

مسیحا علیہ السلام کے غلاموں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو
خلافت کے جِیالوں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو

دُعاؤں کے حسیں زیور سے اب ہم کو سنورنا ہے
دعا سے ہی مصائب کے اندھیروں سے اُبھرنا ہے
پڑے جب آگ میں سونا تو پھر اس نے نکھرنا ہے
عہد جو ہم نے باندھے ہیں نہیں ان سے مکرنا ہے

مسیحا علیہ السلام کے غلاموں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو
خلافت کے جِیالوں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو

نیا اِک عہد کرنا ہے، نیا اِک عزم کرنا ہے
ادھورے خواب میں تعبیر کا بھی رنگ بھرنا ہے
فنا ہونا ہے رب کی راہ میں، گویا کہ مرنا ہے
خدا کے دَر پہ ہی سرورؔ، ہمیشہ سر کو دھرنا ہے

مسیحا علیہ السلام کے غلاموں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو
خلافت کے جِیالوں کو مُبارک سالِ نَو پھر ہو

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

اخبارِ مجالس

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت:

43واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 27، 28، 29؍ اکتوبر 2023ء بروز جمعہ، ہفتہ واتوار شایان شان طریق سے منعقد ہوا۔ پہلا دن اجتماع کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خصوصی درس بعنوان ''فاستبقوا الخیرات'' از تفسیر کبیر ہوا۔ درس کے بعد انصار حضرات نے تلاوت قرآن کریم کی اور بعدۂ مزار مبارک سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ پر اجتماعی دعا کی۔ اس کے بعد ایوان انصار دفتر مجلس انصاراللہ بھارت کی چھت پر لوائے انصاراللہ لہرایا گیا۔ بعدہ ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

صبح نو بجے مکرم عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے لوائے انصار اللہ لہرا کر دعا کروائی۔ لواء لہراتے ہوئے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم کی دعا دہرائی گئی اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب انصاراللہ بھارت کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوا۔ بطور مہمان خصوصی مکرم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مدعو تھے۔ اس موقع پر تینوں انجمنوں کے افسران صیغہ جات کے علاوہ بھارت کی مجالس سے آئے ہوئے جملہ اراکین انصار موجود تھے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید کلیم الدین صاحب معاون صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعدۂ صدر اجلاس نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ ازاں بعد مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدۂ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام مکرم صدر اجلاس نے پڑھ کر سنایا۔ تمام حاضرین نے ہمہ تن گوش ہو کر اس پیغام کو سنا۔ بعد ازاں سالانہ رپورٹ مجلس انصاراللہ بھارت مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی نے پیش کی۔ اس دوران LED اسکرین پر بھی رپورٹ کے اہم اعداد و شمار دکھائے گئے۔ بعد ازاں مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری صدر موازنہ کمیٹی نے موازنہ مجالس کی رپورٹ پیش کی۔ بعدۂ مکرم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں حضور انور کے رُوح پرور پیغام کی روشنی میں تعلق باللہ کی اہمیت و برکات اور ہماری ذمہ داریوں کے حوالہ سے نصائح فرما کر دعا کروائی اور افتتاحی اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

ازاں بعد اجتماع گاہ میں مقابلہ حسن قرأت اور مقابلہ حفظ قرآن کریم منعقد ہوا۔ مقابلے کے اختتام پر اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ نماز جمعہ وعصر جمع اور دوپہر کے کھانے بعد بستان احمد میں ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سنانے کا اہتمام پنڈال میں ہی کیا گیا تھا۔ چنانچہ مہمانان کرام نے ٹھیک ساڑھے پانچ بجے پنڈال میں حاضر ہو کر حضور انور کا لائیو خطبہ جمعہ سنا۔ نیز مساجد اور گھروں میں بھی اراکین انصار نے خطبہ جمعہ سنا۔

بعد نماز مغرب وعشاء اور رات کے کھانے کے بعد اجتماع گاہ میں ٹھیک آٹھ بجے انصار کے خصوصی گروپ کے مابین مقابلہ تقاریر/ مقابلہ نظم خوانی منعقد ہوا۔ مقابلے کے اختتام پر اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

رات 9 بجے مجلس شوریٰ کی پہلی نشست مکرم صدر صاحب انصاراللہ

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)

c/o Abdul Qadeer Khan

''کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔'' (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت کی تلاوت کے بعد تمام ممبران کی حاضری لی گئی ۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون صاحب منتظم شوریٰ نے مجلس شوریٰ کا ایجنڈا پیش کیا اور ردّ شدہ تجاویز کی تفصیل پیش کی۔ بعدۂ مجوزہ بجٹ برائے سال 2024ء ایجنڈا میں شامل دو اور منظور شدہ تجاویز پر غور و مشورہ کے لئے دو سَب کمیٹیاں (مالی سَب کمیٹی اور تربیتی سَب کمیٹی) تشکیل دی گئیں۔ حسب منظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''افتتاحی تقریب'' سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2023ء کی بذریعہ یوٹیوب Streaming کی گئی۔جس کے ذریعہ ہندوستان کی مجالس کے اُن انصار بزرگان نے جو سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کے موقع پر قادیان نہیں آسکے ہیں یا جو کسی مجبوری کی بنا پر اجتماع گاہ میں حاضر نہیں ہوسکے استفادہ کیا۔ Live Streaming کے ذریعہ شامل ہونے والے انصار اراکین کی کل تعداد 630 رہی۔ 433 اراکین مجلس انصاراللہ کی رجسٹریشن ہوئی۔اجتماع کی بہتر رنگ میں کامیابی کے لئے مورخہ 26 اور 27 اکتوبر 2023ء کو ایک ایک جانور صدقہ کیا گیا۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا ۔ بعد نماز فجر خصوصی درس بعنوان ''قیام نماز'' از تفسیر کبیر ہوا۔ بعدۂ انصار نے اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔اور مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر انفرادی دعا کی۔ بعدۂ سرائے خدمت میں انصار کی تواضع کی گئی ۔ بعدازاں انصار کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔جس کے بعد انصار نے اجتماع گاہ کے پاس بنائے گئے ڈائننگ ہال میں ناشتہ تناول کیا۔

ٹھیک نو بجے ایک خصوصی تربیتی سیشن مکرم عبدالمومن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قمرالحق خان صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔اس تربیتی پروگرام میں مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت نے ''انصاراللہ خلافت کے سلطان نصیر'' کے عنوان پر تقریر کی۔دوسری تقریر مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان نے بعنوان ''حسن خلق نصف الایمان'' پر کی۔اور تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر محمود احمد بٹ صاحب نور ہسپتال قادیان نے بعنوان ''صحت مند زندگی ازروئے قرآن مجید و میڈیکل سائنس'' کی۔بعدہ دُعا کے ساتھ خصوصی نشست اختتام پذیر ہوئی۔اس تربیتی نشست کی Live Streaming کی گئی۔اس سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد 772 رہی۔الحمدللہ اس کے بعد انصار کی 8 ٹیموں اور اطفال کی 6 ٹیموں کا مقابلہ کوئز منعقد ہوا۔مقابلے کے اختتام پر اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

نماز ظہر وعصر جمع اور دوپہر کے کھانے کے بعد ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔نماز مغرب وعشاء جمع اور رات کھانے کے بعد اجتماع کے پنڈال میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب (بر موقع اختتامی سیشن جلسہ سالانہ جرمنی 2022) انصار اراکین کو سنایا گیا۔اس خطاب کو تمام انصار نے نہایت انہاک کے ساتھ سنا۔اس کے بعد ایک ڈاکیومنٹری ''Love Of Khilafat'' کے موضوع پر دکھائی گئی۔

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز باجماعت نمازتہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر وخصوصی درس انصار نے اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر انفرادی دعا کی۔

ٹھیک آٹھ بجے مجلس شوریٰ کا دوسرا سیشن بمقام مسجد اقصیٰ زیر صدارت محترم حافظ مخدوم شریف صاحب قائمقام ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند نمائندہ حضور انور منعقد ہوا۔ جس میں انتخاب صدر ونائب صدر صف دوئم کی کارروائی عمل میں آئی۔ بعدہٗ اجتماع گاہ میں مشاہدہ ومعائنہ، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ مقابلوں کے اختتام پر اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

بعد نماز ظہر وعصر جمع اور دوپہر کے کھانے کے بعد ٹھیک ساڑھے چار بجے اجتماع گاہ میں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی نور الدین ناصر صاحب معاون صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے مع ترجمہ کی۔ بعدہٗ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ پھر مکرم نصر من اللہ صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم مولوی رفیق احمد بیگ صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے صدارتی خطاب کیا۔ بعدازاں مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے بزبان ہندی شائع شدہ حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تقریر بعنوان ''فضائل القرآن'' کی محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے رونمائی فرمائی۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ آخر پر صدر محترم نے دعا کروائی اور اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

مغرب وعشاء جمع اور رات کے کھانے کے بعد اجتماع گاہ میں مجلس شوریٰ کا تیسرا سیشن مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں سب کمیٹیوں کی سفارشات اور تعمیلی رپورٹیں پیش ہوئیں۔

اختتامی تقریب کی Live Streaming سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد 789 رہی۔ آج کی رجسٹریشن کُل 499 رہی۔ اللہ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے موسم خوشگوار رہا اور اجتماع بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اعلیٰ توقعات کے مطابق ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عزیز احمد ناصر، نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

Ph:09419049823 | Ph:09622584733

''میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔'' (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ والسَّلام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979

مؤرخہ 19 ر نومبر 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس
انصاراللہ ایسٹ سنگھ بھوم (جھارکھنڈ) کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 24 ستمبر 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع
مجلس انصاراللہ دہلی کے تقسیم انعامات کا منظر

مؤرخہ یکم ردسمبر 2023ء کو جمال پور (پنجاب) کے انصار کو
سندات پیش کرتے ہوئے مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب نائب
صدر اوّل جبکہ مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت
اور مکرم عزیز احمد ناصر صاحب نائب قائد عمومی بھی موجود ہیں

مؤرخہ 15 ر نومبر 2023ء کو مجلس انصاراللہ کے زیر اہتمام
ارم لین (سری نگر) میں منعقدہ ذیابیطس کیمپ کا منظر

مؤرخہ 10 دسمبر 2023ء کو اُدے پور کٹیا (اتر پردیش) میں
منعقدہ تربیتی اجلاس میں صدارتی خطاب کرتے ہوئے مکرم عزیز
احمد ناصر صاحب نائب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 10 دسمبر 2023ء کو زیر صدارت مکرم عزیز احمد ناصر
صاحب نائب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت اُدے پور کٹیا
(اتر پردیش) میں منعقدہ تربیتی اجلاس کا ایک گروپ فوٹو